https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلتَّقْرِیرُ الفَصِیحُ
فِی
نُزُولِ المَسِیحُ

اصل نسخے میں یہ رسالہ عجالہ نافعہ
فتح رحمانی بدفع کید قادیانی کے ساتھ ملحق ہے

(سنِ تصنیف: 1315ھ)

تصنیفِ لطیف

محدث انبیٹھوی
حضرت علامہ مشتاق احمد انبیٹھوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

اما بعد..... آج کل بعض حواریان مرزا غلام احمد، مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود ہونے کے اثبات میں صحیح مسلم کی یہ حدیث پیش کرتے پھرتے ہیں "**کیف انتم اذا نزل ابن مریم فامکم منکم**" یعنی کیا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم اترے گا پس تمہاری امامت کرائے گا تم میں سے۔ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ابن مریم نازل ہوگا وہی امام بنے گا یعنی مہدی مسعود ہوگا اور یہی دعویٰ مرزا صاحب کا ہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود دونوں ہوں۔

فاقول اوّلاً: اس حدیث اور دیگر احادیث نزول مسیح موعود میں رسول اکرم ﷺ نے مسیح موعود یعنی اترنے والے کا اسم علم بتلا دیا ہے اور وہ علم انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک مشہور نبی کا نام ہے اور یہ امر جملہ فرق اسلامیہ میں بلا اختلاف مانا ہوا ہے کہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ ﷺ میں اعلام انبیاء آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک جس جگہ مذکور ہیں ان اعلام سے ان کے مسمّٰی اور اشخاص خاص ہی مراد ہیں کیونکہ وہ اعلام ذاتی ہیں ذات خاص کے مقابلہ میں وضع کئے گئے ہیں ان اعلام کا اطلاق کر کے ان کے مسمّٰی اور موضوع لہٗ کو چھوڑ کر ان کا مثیل مراد لینا کسی طرح لغۃً اور شرعاً درست نہیں۔ (صحیح مسلم کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۶۹) میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے قرآن شریف میں جو قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت خضر علیہ السلام کا مذکور ہے اس میں موسیٰ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مراد نہیں (یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی اور ان کے نام پر ہیں) حضرت ابن عباس نے فرمایا "**کذب عدو اللہ**" اس دشمن خدا نے جھوٹ بولا۔ اس حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ جو اسامی انبیاء قرآن وحدیث میں مذکور ہیں ان میں تاویل کر کے ان کے مسمّٰی اور موضوع لہٗ کے سوا کوئی اور مثیل وغیرہ مراد لینا ناجائز ہے۔ اور خدا کا دشمن بننا ہے پس جس جگہ قرآن وحدیث میں ابن مریم یا عیسیٰ بن مریم مذکور ہے وہاں یقیناً وہی ابن مریم مراد ہیں جو بنی اسرائیل کے رسولوں میں سے ایک رسول گزرے ہیں۔ اور جس پر انجیل نازل ہوئی ہے اس اسم کے مسمّٰی کو چھوڑ کر اور جس ذات کے مقابلہ میں یہ نام وضع کیا گیا ہے اس موضع لہٗ کو ترک کر کے مثیل ابن مریم مراد لینا الحاد کا دروازہ کھولنا ہے کیونکہ اجماعی عقیدہ اہل حق کا ہے کہ نصوص قرآن وحدیث کے متبادر معنی کو بلا صارف چھوڑ کر اپنی طرف سے نئے معنی گھڑنا الحاد ہے **کما فی العقائد "وصرف النصوص عن الظاهر والعدول عنها الحاد"**

ثانیاً: یہ حدیث صحیح بخاری میں اور نیز صحیح مسلم کی دیگر روایات میں ان الفاظ سے مروی ہے "**کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم**" یعنی کیا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پہلی روایت اور اس میں کس قدر اختلاف ظاہری تو موجود ہے مگر فی الواقع کچھ اختلاف نہیں بلکہ یہ دونوں روایتیں عیسیٰ علیہ السلام کی دو حالتیں بتلاتی ہیں روایت اول میں وہ حالت مذکور ہے جب کہ عیسیٰ علیہ السلام خود امامت کرائیں گے مجمع البحار میں جملہ "**فامکم منکم**" کی شرح اس طرح کی ہے "**ای یومکم عیسیٰ حال کونه من دینکم**" یعنی عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام بنیں گے جب کہ وہ تمہارے دین پر ہوں گے اور خود صحیح مسلم میں بھی اس جگہ اس جملہ "**فامکم**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

منکم'' کے معنی اسی طرح ایک راوی سے نقل کئے ہیں ''فامکم بکتاب ربکم عزوجل وسنة نبیکم ﷺ ''چونکہ یہ شبہ گزرتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں دنیا میں تشریف لا کر شاید اپنے دین کے موافق انجیل پر عمل کریں اس شبہ کو رفع کرنے کے واسطے خود صاحب صحیح مسلم ہی نے روایت نقل کر کے بتلا دیا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور امام بنیں گے تو دین اسلام کے پیرو ہوں گے اور کتاب وسنت پر عمل کریں گے۔

دوسری روایت میں وہ حالت عیسیٰ علیہ السلام کی بتلائی گئی ہے کہ جب وہ اول ہی اتریں گے تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے مجمع البحار میں اس کی شرح اس طرح کی ہے ''کیف حالکم وانتم مکرمون عندالله والحال ان عیسیٰ ینزول فیکم وامامکم منکم وعیسیٰ یقتدی بامامکم ''یعنی کیا حال ہوگا تمہارا اور تم اللہ کے نزدیک مکرم ہو جب کہ عیسیٰ تمہارے امام کے پیچھے اقتداء کریں گے۔ یہ حدیث مختصر ہے صحیح مسلم کی اس دوسری مفصل حدیث کا۔ ''عن جابر بن عبدالله یقول سمعت رسول الله ﷺ یقول لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة ''جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا گروہ میری امت میں کا غالب اور حق پر لڑنے والا قیامت کے دن تک فرمایا پس اتریں گے عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کا امیر کہے گا آؤ نماز پڑھاؤ وہ انکار کریں گے اور کہیں گے تم خود ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اس امت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت ہے۔ انتھی۔

انہیں دو حالتوں عیسیٰ علیہ السلام کو صفحہ ۴۵۳، جلد ۷، عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری میں ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

الفاظ سے لکھا ہے۔''فبینماھم کذالک اذا سمعوا صوتا فی الغلس فاذا عیسیٰ علیہ السلام وتقام الصلوٰۃ فیرجع امام المسلمین فیقول علیہ السلام تقدم فلک اقیمت الصلوٰۃ فیصلیٰ لھم ذالک الرجل تلک الصلوٰۃ ثم یکون عیسیٰ الامام بعد''یعنی جب کہ مسلمان اپنے کام میں مصروف ہوں گے اچانک اول وقت صبح[1] کے آواز سنیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام کو پائیں گے نماز کی تکبیر کہی جائے گی تو حضرت امام مہدی پیچھے ہٹیں گے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آپ ہی نماز پڑھائیں آپ کے واسطے تکبیر کہی گئی ہے چنانچہ وہی نماز پڑھائیں گے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود امام ہوں گے۔ انتھی۔ حواری مرزا صاحب جابر بن عبداللہ کی حدیث سے معلوم کرلیں کہ امام وقت (جو جمہور اہل اسلام کے نزدیک حضرت امام مہدی ہیں) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جدا ہیں پھر دونوں کو ایک قرار دینا حدیث رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنا ہے یا نہیں اور مکذب حدیث کون ہوتا ہے''بینو بالانصاف حالیا عن الزیغ والاعتساف''

ثالثاً:۔ رسول اکرم ﷺ نے پیشین گوئی نزول عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ نام بتادینے کے یہ بھی فرمایا کہ وہی عیسیٰ نبی اتریں گے جو میرے سے پہلے ہوئے ہیں پس اس تعین زمان ماضی سے حدیث نزول میں تاویل مثیل عیسیٰ کا احتمال ہی ناممکن ہوگیا۔''حیث قال ﷺ لیس بینی وبینہ'' یعنی عیسیٰ نبی ''وانہ نازل''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مابین میرے اور عیسیٰ کے اور کوئی نبی نہیں گزرا اور وہی عیسیٰ نبی اتریں گے۔ (ابوداؤد صفحہ ۲۳۸، جلد ۲)

پھر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ احادیث نزول عیسیٰ تواتر

---

[1] بعض علماء نے وقت عصر لکھا ہے مگر وقت صبح باعتبار روایت کے قوی ہے۔۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

معنوی کے درجہ پر پہنچتی ہیں اور طرفہ یہ کہ ہر ایک حدیث میں یہ پیشین گوئی لفظ نزول اور اس کے مشتقات ہی سے کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ احتمال بھی باقی نہیں رہا کہ نزول اس پیشین گوئی میں اپنے حقیقی معنی فرود آمدن میں مستعمل نہیں۔ ''**کما یقول بعض الحواری تبعاً للقادیانی**'' کہا علامہ شوکانی نے اپنے رسالہ توضیح میں'' **فھذا تسعة وعشرون حدیثاً تنضم الیھا احادیث اخر ذکر فیھا نزول عیسیٰ** علیہ السلام ''یعنی انتیس(۲۹) حدیثیں ہیں اور ان کے ہمراہ اور احادیث ملتی ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا ذکر ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔ ''**وجمیع ما سقناہ بالغ حد التواتر کما لا یخفی علی من لہ فضل اطلاع**'' یعنی تمام احادیث جو اس جگہ ہم لائے ہیں تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں۔

اور یہی بشارت نزول حضرت ممدوح معمولی ہی الفاظ میں نہیں بلکہ بعض احادیث بخاری میں رسول اکرم ﷺ نے قسم کھا کر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی ہے اور حروف تاکید سے موکد فرمادیا ہے ''**کما قال** ﷺ **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم** .....**الخ**'' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ البتہ قریب ہے کہ اتریں گے تمہارے اندر ابن مریم۔ اس حدیث بخاری کی شرح میں شارحین محدثین نے جو واقعی حقیقی معنی نزول کے آسمان سے اترنے کے ہیں وہی بتلا دیئے ہیں چنانچہ کہا عمدۃ القاری میں ''**لیس عن نزول ابن مریم فیکم ونزولہ من السماء فان الہ رفعہ الیھا وھو حی ینزل عندالمنارۃ البیضاء بشرقی دمشق واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین وکان نزولہ عندانفجار الصبح**(صفحہ ۵۸۳، جلد ۵) یعنی جلد ابن مریم تم میں اتریں گے اور ان کا اترنا آسمان سے ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان کی طرف اٹھالیا ہے اور وہ زندہ ہیں اتریں گے دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارہ کے پاس ان کے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہوں گے اور وہ صبح نکلتے ہی اتریں گے۔ انتہی۔ پس ان تمام احادیث متواترہ المعنی کی تاویل بے دلیل یا تحریف معنوی کے درپے ہونا ''**تکذیب النبی فیما علم مجیئہ بالضرورۃ**'' میں داخل ہے یا نہیں۔

رابعاً: جس مسیح موعود کے نزول کی خبر مخبر صادق ﷺ نے دی ہے ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا ہے کہ وہ موعود نبی ہیں حدیث ابوداؤد تو اوپر گزر چکی اور صحیح مسلم کے صفحہ ۴۰۱ جلد دوم میں ان کلمات سے مسیح موعود کا نام بتلایا گیا ہے ''**یحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ**'' اور گھیرے جائیں گے اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے۔ دوسری جگہ فرمایا ''**فیرغب نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ الی اللہ**'' پس متوجہ ہوں گے اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام معہ ہمراہیوں کے اللہ کی طرف۔ پھر فرمایا ''**ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی الارض**'' پھر اتریں گے اللہ کے نبی عیسیٰ مع ہمراہیوں کے زمین کی طرف۔

پس موافق فرمانے رسول اکرم ﷺ کے مسیح موعود یقیناً نبی ہیں لہٰذا اگر مرزا صاحب ادعاء مسیح موعود ہونے کے ساتھ مدعی نبوت بھی ہیں (جیسا کہ یقیناً ان کے رسائل توضیح المرام اور ازالہ اوہام وغیرہما سے ظاہر ہے تو مرزائیاں بشرطیکہ کچھ بھی قواعد اور عقائد اسلام کے پابند ہیں انصاف سے کہہ دیں کہ بعد خاتم النبیین ﷺ دعویٰ نبوت کفر ہے یا نہیں؟ اور اگر بفرض تسلیم (جیسا کہ بعض نئے حواری دبی ہوئی زبان سے کہتے ہیں) مرزا صاحب مدعی نبوت نہیں تو یقیناً مسیح موعود بھی نہیں کیونکہ مسیح موعود کے واسطے نبوت وصف لازم ہے۔ ''**وانتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم**''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبرت: مرزا صاحب کے ایک نئے حواری سے جب راقم الحروف نے یہ بیان کیا کہ احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کو نبی بتایا گیا ہے لہٰذا تمہارے نزدیک تو مرزا صاحب یقیناً نبی ہیں ورنہ مرزا صاحب کا دعویٰ غلط اور وہ مسیح موعود نہیں۔ نئے حواری نے سوچ کر یہ جواب دیا اور چل دیئے کہ ان احادیث میں نبی کے اصطلاحی معنی مراد نہیں جو دعویٰ نبوت لازم آئے بلکہ لغوی معنی مراد ہے۔ میں نے کہا کیا خوب پس تمہاری شریعت بھی مسلمانوں کی شریعت سے جدا ہے جس میں دو قسم کے معنی ہیں اصطلاحی اور لغوی۔ ''**فاعتبروا یا اولی الابصار کیف انحرفوا عن طریق الاخیار ولم یخافوا من حدیث سید الابرار (صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی الہ وصحبہ من الرب الغفار)من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار**''

خامساً: مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کہ میں مہدی مسعود بھی ہوں احادیث متواتر رسول اکرم ﷺ کے مخالف ہے کیونکہ وہ سب احادیث اس امر کو ثابت کرتی ہیں کہ مہدی مسعود جو آخر زمانہ میں قیامت کے قریب پیدا ہوں گے وہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے حالانکہ باقرار خود مرزا صاحب مغل ہیں کہا لمعات شرح مشکوٰۃ میں ''**قد تظاھرت الاحادیث البالغۃ حد التواتر معنی فی کون المھدی من ولد فاطمۃ**'' یعنی احادیث متواتر معنوی کے درجہ پر پہنچی گئیں ہیں جو اس امر کو ثابت کرتی ہیں کہ حضرت امام مہدی بنی فاطمہ سے ہوں گے۔ اور کہا علامہ شوکانی نے اپنے رسالہ توضیح میں ''**فھذا فیھا الصحیح والحسن والضعیف المخبر وھی متواترۃ بلاشبھۃ**'' پھر فرماتے ہیں ''**واما الاثار من الصحابۃ المصرفۃ بالمھدی کثیرۃ**''

فائدہ: بعض اہل اسلام یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث ایسی معلوم ہو جائے جس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے تو ہمارے دل کو پوری تشفی ہو جائے پس سچے مسلمانوں کے اطمینان کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ یہ چار حدیث کی کتابوں میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت ہے۔ کہا تفسیر البیان میں ''**اخرج سعید بن منصور والنسائی وابن ابی حاتم وابن مردویة عن ابن عباس قال لما اراد اللہ ان یرفع عیسیٰ الی السماء خرج الی اصحابه وفی البیت اثنا عشره رجلا من الحواریین فخرج علیهم من عین البیت وراسه یقطر ماء .....الی ان قال : ورفع عیسیٰ من روزنته فی البیت الی السماء**''۔ روایت کیا سعید بن منصور ارنسائی وابن حاتم وابن مردویہ نے ابن عباس سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا اللہ نے یہ کہہ کر اٹھایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف نکلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے یاروں کی طرف اور گھر میں بارہ شخص تھے حواریوں میں سے پس نکلے ان پر ایک چشمے سے جو گھر میں تھا اور سر سے ان کے پانی ٹپکتا تھا (یہاں تک کہ ابن عباس نے فرمایا) اور اٹھائے گئے عیسیٰ روشندان سے جو گھر میں تھا آسمان کی طرف۔ **انتهی بقدر الضرورة.**

اور تفسیر ابن کثیر میں حضرت امام المحدثین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اب زندہ ہیں اور جب اتریں گے سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔ عبارت بلفظہ یہ ہے۔ ''**قال ابن جریر حدثنی یعقوب حدثنا ابن علیة حدثنا ابورجاء من الحسن وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موت عیسیٰ واللہ انه لحی الان عند اللہ ولکن اذا نزل امنو به اجمعون**''۔ اور حدیث مرسل حسن بصری کی حکم میں مرفوع کے ہے تہذیب میں علی بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینی سے نقل کیا ہے ''ومرسلات الحسن البصری التی رواها عند الثقات صحاح اقل ما یسقط منها''۔

الحاصل جملہ اہل اسلام آنحضرت ﷺ کے وقت سے اب تک یعنی صحابہ تابعین ومحدثین ومجتہدین فقہاوعارفین کا یہی اعتقاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کو وہ شخص معین ہی قتل کریں گے اور وہ اب آسمان پر زندہ مع الجسد موجود ہیں۔ (شرح صحیح مسلم کی جلد دوم صفحہ ۳۹۹) میں حضرت امام نووی بعد ذکر کرنے دجال کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے اس کو قتل کرنے کے فرماتے ہیں ''هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافا لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة. وفي هذا كفاية لمن له دراية. والحمد لله اولاً واخرًا ظاهرًا وباطنًا. وانا العبد المذنب العاصي۔

مشتاق احمد انبیٹھوی عفی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner